جناب علی ارشد صاحب فیصل آباد

فتنۂ قادیانیت

اور

مولانا عبد الماجد دریابادی

پچھلے کئی ماہ سے "الحق" کے صفحات میں "مولانا دریابادی" اور "فتنۂ قادیانیت" کے موضوع پر معرکۂ بحث برپا ہے۔ قارئین "الحق" کی آراء بھی نقل کی جارہی ہیں۔ میں نے سوچا، میں بھی فریقین کا ہاتھ بٹاؤں۔

مولوی حاجی ظفر الملک۔ لکھنؤ سے "سچ" کے نام سے ایک ہفتہ روزہ نکالتے تھے۔ پرچہ کے مدیر مولانا عبد الماجد دریابادی تھے۔ "سچی باتیں" اداراتی صفحات کا عنوان تھا۔ ۱۹۳۰ء کی فائل سے چند اقتباسات بلا تبصرہ نقل کر رہا ہوں۔

مجنونانہ حرکت یہ مہذب شستہ عنوان لاہوری "احمدیوں" یا مرزائیوں کے ترجمان پیغام صلح نے اس خبر کے لئے تجویز کیا ہے کہ مجلس تحفظ ناموس شریعت نے سارداایکٹ کے خلاف مجبوراً سول نافرمانی اور قانون شکنی کا مشورہ عام مسلمانوں کو دیا ہے جو فیصلہ آج سارے اسلامی ہند نے متفقہ آواز سے کیا ہے۔ جس فیصلہ پر لاہور، دہلی، دیوبند و فرنگی محل، بہار و دکن، سارے ہندوستان کے علماء اور قومی رہنما سب متحد ہو چکے ہیں۔ وہ پیغام صلح کی نرم اور شیریں زبان میں "ایک مجنونانہ حرکت" (پرچہ مورخہ ۲۸ شوال صفحہ ۲ ک ۳) سے زائد نہیں۔

کاش اس "جنون" کے مقابلہ میں اپنی "ہشیاری" کی بھی شرح فرمادی ہوتی۔ اور اس "مجنونانہ حرکت" کے بالمقابل اپنے "دانشمندانہ سکون" کے وقائع و اسرار بیان فرمادئیے گئے ہوتے "جنون" کا اطلاق اس فیصلہ پر شاید اس لئے ہو رہا ہے کہ یہ جمہور مسلمین کا متفقہ فیصلہ ہے۔ اور جمہور مسلمین کا کسی ایک نقطہ پر اتحاد و اتفاق قدرتاً "احمدی" یا "مرزائی" کیمپ میں اضطراب پیدا کر دیتا ہے، یا "جنون" کا لقب اسے اس لئے عطا ہو رہا ہے کہ اس میں سرکار ابد قرار سے رشتہ وفا و ہوا خواہی جوڑنے کے بجائے۔ اس کے ایک قانون سے بغاوت کی تلقین کی گئی ہے اور قانون شکنی کا نام سنتے ہی "احمدیہ بلڈنگس" کے در و دیوار میں زلزلہ سا پڑ جاتا ہے؟ جو لوگ ہمیشہ دوسروں کی زبان

درازی اور اپنی مظلومیت کے گلے شکوے میں لگے رہتے ہیں۔ خدا معلوم وہ کیوں زبان درازی و تلخ کلامی میں اتنے بیباک ہو جاتے ہیں"

(ہفت روزہ سچ لکھنؤ ۱۱ اپریل ۱۹۳۰ء ص ۲ ک ۳)

نام کا اسلام "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت اسلام کی تعلیم کا مغز یہ سمجھا جاتا تھا کہ لوگوں میں علم و ہنر کو ترقی دی جائے اور بنی نوع انسان سے جہالت و گمراہی کو دور کیا جائے حضرت نبی کریم ؐ نے فرمایا تھا کہ علم ایمان سے افضل ہے ..... حضرت نبی کریم یہ چاہتے تھے کہ اچھی چیز منتخب کی جائے اور اسے ترقی دی جائے ۔ انہی اصول پر عمل کر کے قدیم زمانہ کے مسلمانوں نے علوم کے مرکز قائم کئے ..... کارڈووا کی لائبریری میں ۴ لاکھ نایاب کتابوں کا ذخیرہ موجود تھا ..... اسپتال حیوانات کے شفاخانے وغیرہ انہی کوششوں کے نتائج تھے"

(ڈاکٹر گریبز فرانسیسی در پیغام صلح لاہور ۔ ۲۳ مارچ ۱۹۳۰ء)

یہ ایک فرنچ "نومسلم" کے مراسلہ کا اقتباس ہے جسے لاہوری "احمدی" (مرزائی) جماعت کے ترجمان پیغام صلح نے "ہماری تبلیغی ڈاک" کے زیر عنوان اپنے پہلے صفحہ پر فخر و مسرت کے ساتھ شائع کیا ہے اور اسی قسم کے مراسلات و خطوط اس میں عموماً نکلتے رہتے ہیں ۔ یہ ایک نمونہ ہے "احمدی تبلیغ" کا ؟ یہ نمونہ ہے ۔ "مرزائی" عقائد اسلامیہ کا ، جس فقرہ کو اقتباس بالا میں جلی کر دیا گیا ہے ۔ قطع نظر اس کے کہ وہ "حدیث" حدیث کی کس کتاب میں روایت ہوئی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کل کائنات "احمدیت" کے نقطہ نظر سے بس اتنی رہ جاتی ہے ۔ کہ آپؐ اپنے وقت کے ایک زبردست تعلیمی مصلح تھے اور آپ کا مشن گویا دنیا میں جبری و لازمی تعلیم کا اجرا کر دینا تھا اور بس ....

اگر اسلام کا مقصد واقعی بڑے سے بڑے کتب خانے قائم کرا جانے ۔ بڑے بڑے اسپتال کھلوا جانا تھا تو گویا عہد رسالت اور عہد صحابہؓ میں اسلام اپنے مقصد میں (معاذ اللہ) تمام تر ناکام رہا لیکن آج ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام پھیلا ہوا ہے ۔ ...."

(ہفت روزہ سچ لکھنؤ ۱۱ اپریل ۱۹۳۰ء ص ۲ ، ۳)

"کذب آفریں لغاطی" اور "معاندانہ جذبات" "مجنونانہ حرکت کے بعد یہ ان مہذب و شستہ نوٹوں کے عنوانات ہیں جن میں لاہور کے مرزائی آرگن "پیغام صلح" نے اپنی ۲۳ اپریل کی اشاعت میں سچ کا جواب تحریر فرمایا ہے اور اپنے کسی پہلے نمبر کا بھی حوالہ دیا ہے جو افسوس ہے کہ مدیر سچ کے پاس ہنوز نہیں پہنچا ۔ معاصر موصوف کی شیریں بیانی کا یہ پہلا نمونہ نہیں ۔ بجز امیر جماعت مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین اور صدرالدین صاحبان